REGD. NO. L 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم سہ شنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ * ۱۶ نبوت ۱۳۳۳ ہش * ۱۶ نومبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۲۰۱

اسلام ہی وہ نظام ہے جو انسانی قلب کو مسرت و سکون بخشتا ہے

واشنگٹن کے اسلامی مرکز میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

واشنگٹن ۱۵ نومبر۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے منتخب جج چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ اسلام ہی وہ نظام ہے۔ جو ہر زمانہ میں انسان کے قلب کو سکون اور مسرت بخشتا ہے۔ واشنگٹن کے اسلامی مرکز میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر لوگ اپنی توجہات کو اسلام کے واقعاتی مطالعے کی طرف مبذول کر رہے ہیں۔ اور یہ بات ایک نیک فال ہے —— چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ اہل یورپ کا مطالعۂ اسلام کی جانب روز افزوں رحجان اس لئے بھی خوشگوار ہے کہ یہ نہ صرف اسلام اور عیسائیت کے درمیان گہری مفاہمت کا پیش خیمہ ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ اسلام کے پاس ابدی اور پائدار صداقتیں ہیں۔ جو وہ دنیا کو پیش کرتا ہے انہوں نے کہا قدرت کی طاقتوں کے بارے میں انسان کے علم میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور انسان قدرت پر روز بروز زیادہ قابو حاصل کرتا جا رہا ہے۔ لیکن یہ مقام افسوس ہے کہ اخلاقی اور روحانی اقدار نے اسی رفتار سے ترقی نہیں کی ہے۔ یہ ترقیاں انسانوں کو خوشی اور مسرت سے ہمکنار کرنے کی بجائے اس کے خوف و خدشات میں اضافہ کا باعث ہو رہی ہیں"۔

چوہدری صاحب نے کہا۔ کہ اسلام کے پاس اس صورت حال کا جواب موجود ہے۔ اور ان تمام مسائل کا جواب موجود ہے۔ جن کا تعلق ہر زمانے میں حیات انسانی کے کامیاب اور کامل ارتقاء سے ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی تقریباً ۲۰ آیات پیش کیں جن سے موجودہ سائنسی ترقیوں اور اسلام کی ہم آہنگی اور مطابقت ظاہر ہوتی ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام کا قیام عالمگیر ہے۔ آپ نے جلسے میں حاضر بے شمار غیر مسلموں پر زور دیا کہ وہ اپنے فائدے اور رہنمائی کے لئے قرآن کریم اور اسلام کے مطالعہ کے لئے بھی کچھ وقت وقف کریں۔

رنگون ۱۵ نومبر کمبوڈیا کے شاہ آج رنگون پہنچے وہ برما میں سات روز قیام کریں گے ہوائی اڈہ پر برما کے صدر اور وزیر اعظم نے شاہ کا استقبال کیا۔

میجر جنرل علی نجیب اپنے عہدے پر واپس نہیں جائیں گے

قاہرہ ۱۵ نومبر۔ مصر کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ دمشق میں سابق مصری سفیر میجر جنرل علی نجیب اپنے عہدے پر واپس نہیں جائینگے میجر جنرل علی نجیب سابق صدر محمد نجیب کے بھائی ہیں۔

گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کا ڈھاکہ میں پرجوش خیر مقدم

سابق وزیر اعلیٰ مسٹر فضل الحق اور متحدہ محاذ کے لیڈر رحمٰنی نے آپکو ہار پہنائے

ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج تیسرے پہر لکھنؤ سے ڈھاکہ پہنچے۔ آپ مشرقی بنگال میں دو روز قیام کریں گے۔ وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا آپ کے ہمراہ ہیں۔ ہوائی اڈہ پر اور ہوائی اڈہ سے گورنر ہاؤس تک سارے راستہ پر لوگوں نے آپ کا پر جوش استقبال کیا۔ ہزاروں آدمی صبح سے ہوائی اڈہ پر جمع تھے۔ اور سڑک کے دو رویہ کھڑے تھے۔ ...... ہوائی اڈہ پر قائم مقام گورنر مسٹر تامس ایلس مشرقی بنگال کے کمانڈنگ آفیسر میجر جنرل امراؤ خاں اور چیف سیکرٹری مسٹر ایم ایم خان استقبال کے لئے موجود تھے۔ پہلے بری فوج کے ایک دستے نے گورنر جنرل کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ سرکاری اور سیاسی لوگوں سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔ ان میں سابق وزیر اعلیٰ مسٹر فضل الحق اور متحدہ محاذ کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمان بھی تھے۔ ان دونوں نے آپ کو ہار پہنائے۔ اس کے بعد گورنر جنرل ایک جلوس کی صورت میں گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہوئے۔ انہوں نے راستہ میں کئی جگہ کار روک کر لوگوں سے مصافحہ کیا۔ اور بات چیت کی۔

ایک احمدی دوست نائیجیریا کے ایوان نمائندگان کے رکن منتخب ہوگئے

لیگوس ۱۵ نومبر۔ مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ انچارج لیگوس مشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محو ثانی صاحب جو ہمارے افریقن احمدی دوست ہیں۔ نائیجیریا کے وفاقی انتخابات میں کامیاب ہو کر ایوان نمائندگان کے رکن بن گئے ہیں —— احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس احمدی دوست کو ملک و قوم کے لئے مفید ثابت کرے۔ اور وہ صحیح معنوں میں حق نمائندگی ادا کر سکیں۔

سوڈان عرب لیگ میں شامل ہو جائیگا

لندن ۱۵ نومبر سوڈان کے وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے کہا ہے۔ کہ سوڈان عنقریب عرب لیگ میں شامل ہو جائے گا۔

لنکا کا جہاز خیر سگالی کے دورہ پر

کراچی ۱۵ نومبر۔ لنکا کے بحری بیڑے کا ایک سرنگیں صاف کرنے والا جہاز پانچ دن کے خیر سگالی دورہ پر آج کراچی پہونچا۔ جہاز کے لنگر انداز ہونے کے بعد جہاز کے کمانڈر پاکستان کی بحریہ کے کمانڈر انچیف ریر ایڈمرل چوہدری سے ملنے گئے۔

شام مصر کا احترام کرتا ہے

دمشق ۱۵ نومبر شام کے وزیر اعظم فارس الخوری نے دمشق میں کہا ہے کہ شام مصر کا احترام کرتا ہے۔ اور اخوان المسلمون کے جن ممبروں نے شام میں پناہ لی ہے۔ ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی سرگرمیاں روک دیں۔

مصر اور سوڈان کے تعلقات میں کشیدگی

خرطوم ۱۵ نومبر۔ سوڈان کے وزیر مواصلات مسٹر مبارک زروق نے خرطوم میں کہا ہے کہ اگر حکومت مصر نے جنرل نجیب کے خلاف مزید کارروائی کی تو اس سے سوڈان اور مصر کے تعلقات پر برا اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل نجیب کو صدارت سے ہٹانے کے فیصلہ سے وادی نیل کے اتحاد کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ادھر حزب مخالف عمہ پارٹی کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ مصر کے حالیہ واقعات اس مصر کے داخلی معاملات ہیں اور ہمیں ان پر اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

جنرل نجیب کے خلاف سازش کا ثبوت ملنے پر اُن کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا

قاہرہ ۱۵ نومبر۔ کل رات مصر کی انقلابی کونسل کے ایک رکن نے کہا کہ اگر جنرل نجیب کے خلاف کافی ثبوت مل گیا کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی جو سازش اخوان المسلمین نے کی تھی۔ اس میں ان کا بھی ہاتھ تھا۔ تو ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس نے کہا کہ جنرل نجیب کے خلاف جو الزام ہیں۔ ان کے خلاف فوری تحقیقات کی جائے گی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جنرل نجیب کو اس بات کی اجازت دینے کا امکان نہیں ہے کہ انہیں باہر جانے دیا جائے۔ قاہرہ کی پولیس کل سے بازاروں میں گشت کر رہی ہے تاکہ اگر جنرل نجیب کی برطرفی کے خلاف کوئی مظاہرہ ہو۔ تو اسے فرو کر دیا جائے۔ اب تک مصر سے گڑبڑ کی کوئی خبر نہیں آئی۔

★ ٹوکیو ۱۵ نومبر جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا یورپ اور امریکہ کا دورہ ختم کر کے ٹوکیو واپس روانہ ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کے صوبہ آندھرا کی اسمبلی توڑ دی گئی

کرنول ۱۵ نومبر۔ ہندوستان کے صوبہ آندھرا کی اسمبلی توڑ دی گئی ہے۔ اور صدر نے ریاستی حکومت کے تمام اختیارات خود سنبھال لئے ہیں اسی کے ساتھ انہوں نے گورنر مسٹر ترویدی کو اپنے اختیارات سونپنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ عام انتخابات بہت جلد کرائے جائیں گے۔ صدر نے وزیر اعلیٰ مسٹر ٹی پرکاشم کی وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد یہ اقدام کیا ہے۔ صوبائی اسمبلی نے حال ہی میں مسٹر ٹی پرکاشم پر عدم اعتماد کا ووٹ منظور کیا تھا۔ گورنر مسٹر ترویدی نے مسٹر ٹی پرکاشم کی وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اور ان سے کہا ہے کہ وہ عام انتخابات کے لئے ایک نگران وزارت بنائیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ربوہ میں ایک الوداعی تقریب

۹ر نومبر ۵۴ء کو بعد نماز عشاء کیٹی روم تحریک جدید میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مجلس عاملہ کے تین سابق ارکان میر محمود احمد صاحب ناصر۔ ملک محمد اشرف صاحب اور قریشی نور الحق صاحب تنویر کو الوداعی ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں مجلس عاملہ کے ممبران کے علاوہ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ مکرم میر داؤد احمد صاحب نائب صدر ۲ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری صدر عمومی ربوہ اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی

مکرم میر محمود احمد صاحب کو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا قائد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ نے نہایت محنت اور قابلیت کے ساتھ مجلس کی از سر نو تنظیم کی اور ایک سال کے معمولی عرصہ میں مجلس کو ایک بلند معیار پر لے گئے۔ اور اس کے بعد تادم تحریر آپ ناظم تربیت و اصلاح کے عہدہ پر فائز رہے۔ اب آپ سلسلہ کی طرف سے انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں تا قانون میں اعلیٰ ڈگری حاصل کریں۔ اس سے پہلے آپ پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل اور بی اے ہیں ان کے علاوہ آپ نے جامعۃ المبشرین ربوہ سے شاہد کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔

مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر اور مکرم ملک محمد اشرف صاحب کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں لے لیا گیا ہے اور اس طرح آپ مقامی مجلس کی مجلس عاملہ سے الگ ہو گئے ہیں۔

خورد و نوش کے بعد مکرم سید کمال یوسف صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تینوں احباب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تقریب اس لئے قائم کی گئی ہے تا مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ کے تین سابق ارکان کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا جا سکے۔ تینوں مجلس عاملہ کے بہترین ارکان تھے اس لحاظ سے بھی کہ انہوں نے ہر کام میں مجلس سے دیانتداری سے تعاون کیا۔ اور اطاعت کا بہترین نمونہ تھے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ ان میں مفوضہ کام کو سر انجام دینے کی اعلیٰ قابلیت بھی تھی۔ ان کے چلے جانے سے مجلس عاملہ میں ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پر ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ یہ خلاء ہمیں کافی عرصہ تک محسوس ہوتا رہے گا۔ غم کے جذبات ایک عارضی چیز ہیں۔ لیکن بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو ہر موقعہ پر اپنے آپ کو یاد کرایا کرتے ہیں۔ ان کے فرائض کی انجام دہی ان کی یاد کو محو نہیں ہونے دیتی پس ان تینوں دوستوں کی جدائی کا غم چاہے مٹ بھی جائے۔ ان کی حسن کارکردگی انہیں یاد کراتی رہیگی

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ انسانی زندگی کا مقصد کام ہے۔ چاہے یہ کسی مقامی ادارہ میں ہو یا مرکزی ادارہ میں۔ ملک کے اندر ہو۔ یا باہر کسی ملک میں۔ اس لئے میں ان تینوں دوستوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ یہ اپنے مقصد کو نہ بھولیں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور جس جگہ بھی ہوں۔ اپنے کام کو مد نظر رکھیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا ممد و معاون ہو۔ اور ان کو اپنے مقصد کے پورا کرنے میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین

آپ نے فرمایا۔ انسانی زندگی مختلف ادوار میں سے گزرتی ہے۔ اور ہر دور میں اس میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ زندہ رہنے والی جماعت اور زندہ رہنے والے افراد میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انہیں یہ تبدیلیاں ترقی کی طرف لے جاتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ یہ تینوں دوست مجلس کے بہترین ارکان تھے۔ دوسروں کے لئے بہترین نمونہ تھے لیکن پھر بھی میں ان سے کہوں گا۔ کہ انسانی ارتقاء کسی ایک جگہ پر نہیں ٹھہرا کرتا۔ آپ ہر جگہ اس امر کو پیش نظر رکھیں۔ اور ترقی کے راستوں پر گامزن ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ درخواست بھی کروں گا۔ کہ آپ ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ہمیں احسن طور پر کام کی توفیق دے۔ اور جس قسم کے اعلیٰ کام کی توقع ہم آپ سے کرتے ہیں۔ اسی قسم کا اعلیٰ کام کرنے کی توفیق ہمیں بھی نصیب ہو۔ آمین

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مکرم میر محمود احمد صاحب نے کہا۔ میں عام لوگوں کی طرح لمبی چوڑی تقریر کرکے آپ پر بوجھ بننا نہیں چاہتا۔ میں آپ کے جذبات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ جس کام کے لئے میں جا رہا ہوں۔ وہ میرے لئے بالکل نیا ہے۔ اور بظاہر اس سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔ ایک نیا میدان ہے جس میں میں اب نیا قدم رکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے اس میں کامیاب و کامران کرے آمین۔

ملک محمد اشرف صاحب نے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس عاملہ مقامی کا اس تقریب کے پیدا کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ کہ اللہ تعالےٰ نئے محکمے میں اپنے مفوضہ کاموں کو بہتر اور احسن رنگ میں سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں دین کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید وجود بنائے آمین

قریشی نور الحق صاحب تنویر نے فرمایا۔ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے کہ ایک خاص ماحول میں زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے اس سے ایک قسم کا انس پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسے چھوڑنے کا صدمہ ہوتا ہے۔ میں مجلس عاملہ مقامی میں تین سال تک کام کرتا رہا ہوں۔ اسلئے طبعاً اس سے الگ ہونے پر ایک بار محسوس کر رہا ہوں۔ مگر جیسا کہ قائد صاحب نے فرمایا۔ انسان کا مقصد دنیا میں کام کرنا ہے۔ وہ ایک جگہ ٹھہرتا نہیں بلکہ ارتقائی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اسلئے ہمارے سپرد جو کام بھی کیا جائے۔ اسے سر انجام دینا ہمارا فرض ہے۔

آپ نے فرمایا۔ مجلس مقامی نے یہ تقریب پیدا کرکے ہماری عزت افزائی کی ہے۔ میں قائد صاحب محترم اور دیگر سب اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے زیادہ سے زیادہ قومی اور دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم میر داؤد احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کارروائی کے شروع میں جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے۔ اس میں مومنوں کی دو صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں اس آیت میں ایڈمنسٹریشن کا مرکزی نقطہ بیان کیا گیا ہے۔ نظام کو اعلیٰ طور پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ نظام کی پابندی کرنے والوں سے تلطف کا پہلو اختیار کیا جائے اور جو لوگ اس کا مقابلہ کریں۔ ان کو سختی سے دبا دیا جائے۔ ڈسپلن اور ایڈمنسٹریشن کے لئے یہ دونوں باتیں مرکزی نقطہ کا مقام رکھتی ہیں۔ اسلئے میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ میں شامل ہونے والوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مفوضہ کاموں کو سر انجام دیتے وقت ان دو نو اصولوں کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔

آخر میں مولانا ابو العطاء صاحب نے حاضرین سمیت ایک لمبی دعا کی اور اس طرح یہ تقریب سعید ختم ہوئی۔　(نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم قاضی برکت اللہ صاحب بی اے کے بھائی محمد حمید اللہ صاحب بی اے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں اور میو ہسپتال کے ٹی بی وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) عزیزم اظہر وسیم احمد کو خدا کے فضل سے آرام ہے۔ احباب دعائیں کرتے وقت یاد فرمائیں (ایڈیٹر الفضل)

(۳) میری ایک آنکھ کا اپریشن ۲۸/۱۰ کو ہو چکا ہے۔ اسی کا دوسرا اپریشن بھی ہوگا۔ احباب کرام میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار عبد الغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۴) خاکسار دو ہفتوں سے درد شقیقہ میں مبتلا ہو کر لاہور کینٹ کے سویلین ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں　(محمد اسلم خان لاہور کینٹ)

(۵) میری والدہ مکرمہ کافی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین　(منور احمد نمی جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۶) میرا بچہ رشید الدین عمر ۲ سال عرصہ ۱½ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ اب حالت خطرناک ہے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بچہ کو صحت کامل عطا کرے (امیر الدین نائب سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر لاہور)

(۷) مکرم حافظ جمال احمد صاحب مرحوم مبلغ ماریشس کی اہلیہ محترمہ ربوہ میں درد قولنج کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔　(ناصر احمد پرویز ربوہ)

(۸) میری ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ علاج کے لئے جہلم ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سلسلہ دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ ان کو جلد از جلد صحت بخشے۔ آمین۔ نیز خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل بھی ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور کچھ مشکلات بھی ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کے لئے درخواست ہے نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو مشکلات سے رہائی دیوے۔

(محمد اشرف گجراتی جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۹) میری لڑکی عزیزہ امۃ السمیع ایک لمبے عرصے سے بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔　(ولایت حسین دوکاندار ربوہ محلہ دار الرحمت)

(۱۰) خاکسار کا لڑکا ادیب منشی کا امتحان ۱۷ نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔　(محمد صالح بدوملہوی پوسٹ بکس ۸۱۷ کراچی ۲)

(۱۱) عزیزم صوفی دین محمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ان کو شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (حکیم کرم الٰہی احمدیہ دار الشفاء چوک تھانہ گوجرانوالہ)

(۱۲) میری بیوی بعارضہ ملیریا بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے بچے کی صحت بھی خراب ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جمیل محمدی دواخانہ عزیز رود ڈسمری شاہ لاہور)

(۱۳) میاں فضل الٰہی صاحب احمدی کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کے دو فرزند میٹرک پاس شدہ ہیں ایک سیکنڈ ڈویژن میں اور دوسرا تھرڈ ڈویژن میں دونوں بیکار ہیں کوئی احمدی دوست انکو ملازم رکھکر یا ملازم کرا کر ان کی مدد کریں اور ثواب حاصل کریں۔ (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۵۴ء
148

مولانا ابوالکلام آزاد کا حوالہ

جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" نے اپنی اشاعت ۱۴ نومبر (دراصل ۱۳ نومبر) میں الفضل کے ایک اداریہ پر تبصرہ فرمایا ہے۔ جس کا آغاز اپنی مقدس بولی میں اس طرح کیا گیا ہے۔

"کہتے ہیں بعض اوقات شیطان بھی انجیل کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ ممکن ہے یہ درست ہو یا نہ ہو۔ مگر معاصر الفضل نے اقبال مرحوم کا مشہور مصرعہ ع

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصار دیں میں ہو

کی تلاوت کرکے اس ضرب المثل کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔" (تسنیم ۱۳ نومبر ۱۹۵۴ء)

اپنے "اسلامی اخلاق" کا اس طرح مظاہرہ فرما کر علامہ اقبال مرحوم کے مصرعہ کی "تسنیم" یوں تشریح کرتا ہے:۔

"اقبال کا مقصد اس مصرعے سے صرف یہ ہے کہ دین کو سیاست سے جدا کرکے صرف سیاست کا ہو رہنا مسلمان کے لئے زیبا نہیں بلکہ اس کو چاہیئے کہ وہ دین کے حصار میں داخل ہو جائے۔ اس لئے کہ دین کے حصار میں بہت کچھ ہے سیاست بھی ہے مذہب بھی۔ اور اسی مفہوم کو اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس مصرعے میں ادا کیا ہے ع

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

اس کے آگے الفضل کے ایڈیٹر کو نام لے کر ایک اور گالی دی گئی ہے۔ جس کو ہم ذاتی معاملہ سمجھ کر نظر انداز کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اقبال کے دونوں مصرعوں کی لفظی ہیر پھیر کرکے آپ خواہ کچھ تشریح کریں ان دونوں کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام کے نام پر ایک سیاسی پارٹی برپا کرکے قائم شدہ حکومت کے خلاف کھڑا ہونا اسلام میں جائز ہے؟

"تسنیم" نے اپنی اسی تحریر میں مولانا ابوالکلام آزاد کی توجیہات کو صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ جس کے لئے ہم اس کے شکرگزار ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

"الفضل نے اس سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد کی "آیات" کی تلاوت بھی کی ہے۔ اور مولانا کی کتاب "مسئلہ خلافت" سے ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے۔ جس میں مولانا لکھتے ہیں۔ کہ

"جمہور اہل اسلام نے اتفاق کیا ہے کہ خلیفہ خواہ اہل ہو یا نا اہل۔ لیکن اگر اس کی حکومت قائم ہو تو جو اس پر خروج کرے اس کا حکم باغی کا ہوگا۔ اس سے لڑنا اور اس کو قتل کرنا جائز ہوگا۔

مولانا نے جو کچھ فرمایا ہے اس پر جمہور اہل اسلام کا فی الواقعہ اتفاق ہے۔" (تسنیم ۱۴ نومبر ۱۹۵۴ء)

اس کے بعد "تسنیم" اپنی مقدس بولی میں لکھتا ہے۔

"لیکن ان آیات کی تلاوت کرکے الفضل جو نتیجہ نکالتا ہے۔ وہ "خالص دجل" ہے۔"

پھر تشریح کرتا ہوا تسنیم لکھتا ہے۔

"خروج سے مراد خونچکی ہے۔ لیکن خلیفہ کو ٹوکنا اور اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا جمہور اہل اسلام کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے"

کیا معاصر تسنیم بتا سکتا ہے۔ کہ ہم نے اپنے اداریہ میں جمہور اہل اسلام کے مندرجہ بالا اصول سے انکار کیا ہے؟ ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ جیسا کہ خود تسنیم نے آگے چل کر اپنی اسی تحریر میں حوالہ پیش کیا ہے۔ اگرچہ عبارت کا صرف پہلا حصہ نقل کر دیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے

(۱) "اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں قائم شدہ حکومت کو مٹا کر اس کی جگہ متقیوں کی حکومت قائم کرنے کی جدوجہد کرنا بغاوت اور فتنہ و فساد کے مترادف ہے"۔

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء)

اس کے ساتھ کی اگلی عبارت جو چھوڑ دی ہے درج ذیل ہے۔

(۲) "خاص کر جبکہ کوئی ایسی اسلامی کہلانے والی جماعت اپنے مدعا کے حصول کے لئے تشدد کے استعمال کو بھی جائز سمجھتی ہو۔ جیسا کہ اسلامی جماعت کا خود ساختہ نظریہ ظاہر کرتا ہے"۔ (الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء)

ہم نے مولانا ابوالکلام آزاد کے حوالہ کی روشنی میں جو عرض کیا ہے جیسا کہ ہمارے اس اداریہ کے شروع میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ

(۳) "اسلامی اصول کے مطابق ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو۔ ایک الگ ایسی سیاسی پارٹی بنانا جس کا مقصد ایسے مسلمانوں کو برسر اقتدار لانا ہو۔ جو اس پارٹی کے نزدیک صالح اور متقی ہیں۔ سراسر ناجائز اور غیر متقیانہ فعل ہے"۔ (الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء)

تسنیم "الفضل" کا صرف کتر و بیونت کیا ہوا حوالہ پیش کرکے لکھتا ہے۔

"جی نہیں اسلام اس قسم کی غلامانہ تعلیم نہیں دیتا۔ اور نہ عہد حاضر کے امامان سیاست امریکہ و برطانیہ برسر اقتدار پارٹیوں کو ہٹا کر ان کی جگہ ان سے بہتر پارٹیوں کو برسر اقتدار لانے کو بغاوت قرار دیتے ہیں"۔

(تسنیم ۱۴ نومبر ۱۹۵۴ء)

مولانا ابوالکلام آزاد نے جو کچھ لکھا ہے اس کے لئے ثبوت بھی دیا ہے۔ مگر "تسنیم" صرف "جی نہیں" کو ثبوت کا قائمقام سمجھتا ہے براہ کرم قرآن کریم۔ اسوۂ رسول اللہ۔ آثار صحابہ کرام یا علمائے حق کے اقوال و کردار سے اپنے اس اصول کو ثابت کیجئے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر قائم شدہ حکومت کو نیست و نابود کرنا اور اس کی جگہ صالحین یا متقیوں کو برسر اقتدار لانے کی جدوجہد جائز ہے۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

باقی رہا مغربی لادینی جمہوریتوں کا کردار تو اسے اپنے خود ساختہ نظریہ کے جواز میں پیش کرنا تو یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کوئی دینی جماعت نہیں۔ بلکہ مغربی سیاسی پارٹیوں کی طرح ایک پارٹی ہے جو ہوس اقتدار کے لئے اسلام کے نام کو صرف بطور اسسٹنٹ کے استعمال کرتی ہے۔ اپنا نظریہ یا تو اسلام سے ثابت کیجئے۔ اور اگر لادینی جمہوریتوں کی پناہ لینی ہے۔ تو اسلام کا نام نہ لیجئے۔

باقی رہا مسلح جدوجہد کا امتیاز جیسا کہ تسنیم لکھتا ہے۔

"البتہ مسلح جدوجہد کو اسلام بھی روکتا ہے اور عہد حاضر کا جمہوری نظام بھی"۔

اسلام عہد حاضر کے جمہوری نظاموں سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر ہر ایسے اقدام کو بھی روکتا ہے۔ جس کا نتیجہ یقیناً مسلح جدوجہد اور فتنہ و فساد میں نکلتا ہے۔ وہ ایسے تمام رخنوں کو بند کرتا ہے۔ جو خوفناک سیلابوں کا راستہ بن سکتے ہیں۔ اگر آپ مولانا ابوالکلام آزاد کے حوالے کو غور سے مطالعہ فرمائیں۔ تو یہ بات آپ پر واضح ہو سکتی ہے۔ اسلام کے نام پر حکومت کے مقابلہ میں ایک سیاسی پارٹی کی صورت میں کھڑا ہونا ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے خلیفہ کا دعوے جس کے متعلق حکم ہے کہ اتمام حجت کے بعد قتل کر دیا جائے۔

اگر بالفرض مسلح جدوجہد کو ہی لیا جائے تو اس وقت بعض اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر جو سیاسی پارٹیاں کھڑی ہوئی ہیں۔ جن میں پاکستان کی جماعت اسلامی بھی داخل ہے۔ کیا ان کی تعلیم میں جبر و تشدد کا جواز نہیں؟ اور کیا ان کا کردار مسلح بغاوت کے مترادف نہیں؟ انشاء اللہ ہم اس پر آئندہ روشنی ڈالیں گے۔ اور مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی تحریروں سے ثابت کریں گے۔ کہ جماعت اسلامی جبر و اکراہ کو اسلامی انقلاب کے لئے جائز ہی نہیں بلکہ ضروری خیال کرتی ہے:۔

اسلامی ممالک اور احمدیت

روزنامہ تسنیم ۱۲ نومبر نے "تکلف برطرف" کے کالم میں لکھا ہے:۔

"افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں نے کراچی میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی اور پہلی مرتبہ دنیا کو افغانستان کے متعلق یہ اچھی خبر سنائی۔ کہ افغانستان کی حکومت پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ قادیانی اخبار "الفضل" نے اس بیان کو تاریکی میں روشنی کی پہلی شعاع بیان کیا ہے۔

اجی ہاں! سر ظفر اللہ کے وزارت خارجہ پاکستان کے منصب سے تشریف لے جانے کے بعد مسلمان ملکوں کے ساتھ بین الاقوامی تعلقات کی تاریکی میں روشنی کی بہت سی شعاعیں پاکستان دیکھنے والا ہے"۔

ہم معزز ہمعصر کو مطلع کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے واقعہ میں بیرونی ملکوں پر جو اثرات ہیں وہ کئی صورتوں میں ظاہر ہونے والے ہیں۔ کچھ تو اسلامی جماعت کی وجہ سے داغ اور کلنک کی صورت میں اور کچھ اتحادی کوششوں کے نتیجہ میں خوش آیند طور پر۔ پہلی مثال کے طور پر ہم انڈونیشیا کے مشہور روزنامہ "پدومن" (Pedoman) کا یہ حوالہ نقل کرتے ہیں۔

"پاکستان کے لوگ جب ہندوستان کے مقابلہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ تو متحد ہوتے ہیں۔ یا کسی اور بیرونی خطرہ کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں تو متحد ہوتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ جب ہندوستان کا معاملہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو پاکستانیوں کا اتحاد بھی غائب ہو جاتا ہے۔

اسلام کے ۷۳ فرقے ہیں جن میں سے مشہور ترین لاہور کی احمدیہ کمیونٹی ہے۔ (وہ ساری احمدیہ جماعت کو لاہور کی کمیونٹی سمجھتے ہیں) اس جماعت کے افراد اچھے خاندانوں سے ہیں۔ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدی لوگ دوسروں کو گورنمنٹ کی نوکریوں میں آنے نہیں دیتے (یہ خیال صالحانہ جھوٹ کے نتیجہ میں ہے) چونکہ غیر احمدیوں کو نوکریاں سرکاری نہیں ملتیں۔ اس لئے وہ احمدیوں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اور عہدہ داران اعلیٰ کی مشاورتی کانفرنس

مرکزی دفاتر اور درسگاہوں کی تعمیر کے سوال پر غور۔ سالانہ کانفرنس کے اخراجات

مبلغین کا غیر رسمی اجلاس

—— از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ مقیم انڈونیشیا ——

قیام مرکز برائے انڈونیشیا

جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے ماتحت اس امر کی ضرورت بھی ایک عرصہ سے شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ جماعت کو کوئی وسیع جگہ لے کر اپنے مرکزی دفاتر۔ دینی تعلیمی درسگاہ یا دیگر ضروری عمارتیں قائم کر کے اپنی مرکزی ضرورتوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ مرکز کی جگہ جو جاکرتہ میں ہے۔ وہ اس کے لئے اب بالکل ناکافی ہے۔ اس غرض کے لئے قبل ازیں بھی گو ایک جگہ زمین خریدنے کے لئے کوشش جاری تھی۔ مگر مشاورتی اجلاس نے جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر مذکورہ جگہ کے علاوہ اور زیادہ بہتر محل و قوع پر اور کسی قدر وسیع تر جگہ خریدنے کی ضرورت کا احساس کیا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے سات ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی نامزد کی گئی۔ جو زیادہ وسعت کے ساتھ مناسب جگہوں کا جائزہ لے گی۔ اور دیکھے گی کہ کس جگہ زمین لینا زیادہ بہتر رہے گا۔ اس سب کمیٹی کا اجلاس وغیرہ طلب کرنے کا ابتدائی کام سب کمیٹی کے ایک رکن مکرم ملک عزیز احمد صاحب کو تفویض کیا گیا۔ یہ سب کمیٹی اپنا مفوضہ کام مکمل کر کے آئندہ ماہ دسمبر میں سرابایا میں منعقد ہونے والی سالانہ کانگرس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

سالانہ کانفرنس جماعت احمدیہ انڈونیشیا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی چھٹی سالانہ کانفرنس انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں مشرقی جاوا کے مشہور شہر سرابایا میں منعقد ہوگی چنانچہ مشاورتی اجلاس نے اس ضمن میں سالانہ کانفرنس کے پروگرام۔ ضروری انتظامات اور اخراجات کے اندازہ پر غور کیا۔

ہماری سالانہ کانفرنس دراصل مختلف صفات اپنے اندر رکھتی ہے۔ موجودہ صورت میں جہاں اس کانفرنس کی نوعیت ایک طرف جلسہ سالانہ کی ہے۔ جہاں احباب جماعت اپنے پیارے اور مقدس امام کے روح پرور پیغام اور ایمان افزا کلمات کو سنکر سرشار ہوتے ہیں۔ وہاں وہ مبلغین کی تقاریر اور وعظ و نصیحت سے مستفیض ہو کر اپنے لئے ازدیاد علم کا موجب بھی ہوتے ہیں۔ اور مسلسل تین روز تک اسلامی محبت اور اخوت کا یہ پرلطف ماحول اپنی نرالی شان کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ جہاں بھائی بھائی سے ملتے ہی نہیں بلکہ فالف بین قلوبکم کی شیریں نعمت سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔

دوسری نوعیت اس کی یہ ہے کہ اس موقعہ پر تمام جماعتوں کے نمائندگان عہدہ داران اعلےٰ اور مبلغین کے ساتھ ملکر اپنے گزشتہ حالات اور پیش آمدہ مشکلات کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کے مطابق اپنا آئندہ کا پروگرام تجویز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا ایک لازمی فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ یہ تبلیغ کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر بہت سے غیر از جماعت افراد کو زیادہ قریب ہو کر احمدیت کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کے بلند اور پاک مقاصد کو معلوم کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

چنانچہ آئندہ سالانہ کانفرنس کے ضمن میں سیکرٹری مکرم حسن احیٰ برمادی صاحب نے اپنی رپورٹ مشاورتی اجلاس کے سامنے پیش کی اس رپورٹ میں آپ نے اختصار کے ساتھ ضروری انتظامات اور مجوزہ بجٹ کا خاکہ پیش کیا۔ جس پر احباب نے تفصیلاً اظہار خیالات کیا۔ اور بالآخر ۱۹ ہزار کے اخراجات کا بجٹ باتفاق رائے پاس کر دیا گیا۔ کانفرنس کے مجوزہ پروگرام کا ایک خاکہ بھی پیش کیا گیا۔ جسے مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے ایماء اور مبلغین کے مشورہ سے معمولی تبدیلیوں کے ساتھ پاس کر دیا گیا۔

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار نامناسب نہ ہوگا۔ کہ سالانہ کانفرنس کے اخراجات کو پورا کرنے کا موجودہ طریق انڈونیشیا میں رائج ہے کہ ہر چندہ دینے والا ایک روپیہ یا نصف روپیہ (چندہ کی نسبت سے) ہر ماہ بطور کانفرنس فنڈ ادا کرتا ہے۔ اور اس طرح اس بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر اس دفعہ مشاورت کے اجلاس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ بجائے اس کے کہ ہر دوست ہر ماہ ایک یا نصف روپیہ ادا کرے۔ بہتر ہے کہ یہاں بھی پاکستان والا طریق رائج کیا جائے۔ یعنے ہر شخص سال میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور فنڈ ادا کرے۔ یہ طریق امید ہے کہ زیادہ مفید اور زیادہ قابل عمل ثابت ہوگا۔ اور اس طرح بجٹ کو پورا کرنے میں جس مشکل کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے بہت حد تک دور ہو جائے گی۔

آپ کی اس تجویز پر مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے تمام مبلغین کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ سال رواں میں جملہ مبلغین بخوشی اپنی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ادا کرنے . . . . . کا وعدہ کرتے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے اس اعلان کے بعد عہدہ داران اعلےٰ کی ایک بڑی اکثریت نے بھی فرداً فرداً مبلغین کے نمونہ کی اقتداء کرتے ہوئے اپنے اپنے وعدہ کا اعلان کیا۔ نیز مشاورتی اجلاس نے فیصلہ کیا۔ کہ چونکہ کانفرنس فنڈ کی نئی شرح کا تعلق جماعت کے تمام افراد سے ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اس تجویز کو آئندہ کانفرنس میں نمائندگان جماعت کے سامنے رکھا جائے۔

اس مشاورتی کانفرنس کے اختتام سے قبل مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے ایماء پر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سکرٹری مشن جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے جملہ احباب کو خصوصیت کے ساتھ حضور اقدس کی تازہ ہدایات کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور اقدس کے ارشادات کی روشنی میں جماعت کو خاص طور پر اپنے علمی معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور یہ کہ جہاں ہم دنیوی تعلیم کے لئے سکول کھولنے میں کوشاں ہوں۔ وہاں ہمیں اپنی دینی ضرورتوں کو بھی بھولنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ان کی طرف بھی ویسی ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے . دیگر مختلف امور کی طرف توجہ دلانے کے بعد فرمایا کہ حضور اقدس نے انڈونیشین زبان میں ایک معیاری ترجمہ قرآن شائع کرنے کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں ضروری انتظامات بھی عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس اہم اور مقدس کام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکیں۔ آمین۔

بالآخر مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے سب حاضرین سمیت الوداعی دعا فرمائی۔ اور اسی پر مشاورتی کانفرنس کی کارروائی انجام پائی۔

مبلغین کا ایک غیر رسمی اجلاس

اس رسمی مشاورتی کانفرنس کے بعد رات کو مبلغین کا اپنا ایک غیر رسمی رنگ کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس میں تبلیغ سے تعلق رکھنے والے مختلف امور۔ پیش آمدہ مشکلات اور بعض نئی تجاویز پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ نیز اس کے علاوہ آئندہ سالانہ کانفرنس کے کھلے تبلیغی اجلاس میں جو تقاریر کا پروگرام تھا۔ اس کے لئے مقررین اور ان کی تقاریر کے عنوان متعین کئے گئے۔ تقاریر کے عنوانات کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) انسانی زندگی کا مقصد
(۲) اسلام موجودہ مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے۔
(۳) اسلام میں عورت کی حیثیت
(۴) احمدیت کا مقصد

اس کے علاوہ آئندہ سالانہ کانفرنس کے مختلف تعلیمی اور تربیتی رنگ کے مواقع کے لئے مبلغین کی تقاریر یا درس و تدریس کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات تجویز کئے گئے۔

(۱) اسلامی معاشرہ
(۲) خلافت کی برکات
(۳) نظام الوصیت
(۴) ذکر حبیبؑ
(۵) مرکز کے تاثرات
(۶) احمدیت کی ترقی کے متعلق الہامات

مبلغین کا یہ اجلاس کوئی تین گھنٹہ جاری رہ کر رات کے بارہ بجے کے قریب دعا پر ختم ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

"میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ (امانت تحریک جدید) کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقلوں کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔ تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ تمہاری رقم چھوٹی ہے یا بڑی بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ میرے پچاس ساٹھ روپے کے ساتھ کیا بنے گا۔ حالانکہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ روپے ہزاروں اور لاکھوں بن جاتے ہیں۔" (حضرت امیر المومنین)

ایک مسلمان شہری کے فرائض ۱۶۹

(از مکرم غلام احمد صاحب نسیم درجہ ثالثہ جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس کے عالمگیر ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالے کی ہستی اور اس کی وحدانیت کو ثابت کرنے کے علاوہ انسانی معاشرہ کی تمام جزئیات پر کامل بحث کرتا اور انسان کو اس کے فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔ جہاں اسلام نے حکومت اور رعایا کے باہمی تعلقات کو اچھی طرح واضح کیا ہے۔ وہاں وہ ایک مسلمان کو ان فرائض سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ جو اس پر ایک شہری ہونے کی حیثیت میں عائد ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ کسی ملک کے شہری ہونے کی حیثیت میں فلاں فلاں فرض کو ادا کرنا ہوگا۔ اگرچہ ایک شہری کے فرائض اس کے ملک اور حالات کے مطابق بے شمار ہیں۔ مگر اصولی طور پر جو فرائض ایک سچے مسلمان پر عاید ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر کرنا مناسب اور ضروری ہے۔ تمام فرائض کا شمار تو ایک طویل مضمون کو چاہتا ہے۔ لیکن اس وقت صرف ان فرائض میں سے جو اصولی اور لازمی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلا فرض جو ایک مسلمان شہری پر اسلام کی طرف سے عائد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی کھائے۔ اور محنت کی کمائی کو تمام قسم کے ذرائع معاش سے افضل اور اعلیٰ قرار دے۔ چنانچہ رفاعۃ بن رافع سے مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ "ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہٖ" یعنی کونسا ذریعہ معاش افضل اور اعلیٰ ہے۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے لئے سب سے اچھا اور عمدہ ذریعہ معاش یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائی ہوئی روزی کھائے۔ اس حدیث نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے ایک شہری کے لئے یہ اصول مقرر کر دیا ہے۔ کہ وہ محنت کر کے روزی کمائے۔ خود کھائے۔ اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالے۔ گویا اس اصل سے مندرجہ ذیل امور کی نفی مقصود ہے۔ سست اور بے کار نہ بیٹھے۔ چوری۔ ڈاکہ اور لوٹ مار کو ذریعہ معاش نہ بنائے۔ دغا بازی اور فریب دہی کو حصول معاش کے طور پر استعمال نہ کرے۔ قمار بازی اور دوسرے ہر نامناسب فعل سے مال کا اکتساب نہ کرے۔ غرضیکہ ہر ایسے ذریعہ سے پرہیز کرے۔ جس میں اس کی محنت کو دخل نہیں۔ یا وہ دوسروں کا کمایا ہوا مال ہے۔ جو کسی ناجائز طریقہ سے اس کے پاس آ رہا ہے۔

دوسرا فرض جو اسلام نے ایک مسلمان شہری پر عائد کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ سوال نہ کرے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلثۃ رجل یحتمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیبھا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ مالہ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواماً من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ حتی یقوم ثلثۃ من ذوی الحجا من قومہ لقد اصابت فلانا فاقۃ فحلت لہ المسئلۃ" یعنی کسی شہری کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ سوال کرتا پھرے سوائے تین آدمیوں کے ایک وہ شخص جس نے تاوان یا ضمانت وغیرہ اپنے ذمہ لی ہو۔ تو اس کو سوال کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ جب تک کہ وہ ادا نہیں کر لیتا۔ ہاں جب ادا کر چکے۔ تو پھر سوال جائز نہ ہوگا۔ دوسرے وہ شخص سوال کر سکتا ہے۔ جس کے مال کو کسی ناگہانی حادثہ نے تباہ کر دیا ہو۔ مگر وہ بھی صرف اس وقت تک سوال کر سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کی گذر اوقات بہتر نہیں ہو جاتی۔ تیسرے اس شخص کے لئے سوال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جس کو اچانک فاقہ اور افلاس نے آگھیرا ہو۔ مگر اس کے افلاس کو تب تسلیم کیا جائے گا۔ جبکہ اسی شخص کی قوم میں سے تین عقلمند انسان اس کے مفلس ہونے کی گواہی دیں۔ لیکن یہ بھی نہیں کہ وہ سوال کرتا ہی جائے۔ وہ صرف بقدر ضرورت سوال کر سکتا ہے۔ اور پھر بس۔ گویا اسلام نے صرف تین مذکورہ اشخاص کے علاوہ ہر فرد بشر کو سوال کرنے سے روکا ہے۔ یہاں پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ مجبور ہیں (مثلاً اپاہج) وہ کیا کریں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حکومت وقت پر فرض ہے۔ کہ وہ ان کا انتظام کرے۔

تیسرا فرض جو ایک شہری پر عائد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آئے۔ تو وہ اس کو السلام علیکم کہے۔ حدیث نبویؐ میں مذکور ہے۔ "افشوا السلام" یعنی اے مسلمانو۔ تم السلام علیکم کو پھیلاؤ۔ گویا اسلام نے ایک مسلمان شہری پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ کہ جب وہ کسی دوسرے انسان کو ملے۔ خواہ وہ اجنبی ہی ہو۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کو السلام علیکم کہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ تم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی نازل ہو۔ السلام علیکم کہنے سے نہ صرف یہ کہ ملنے والے کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکلتے ہیں۔ بلکہ اس سے یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ اس طرح وہ امتیازات کی خلیج جو چھوٹا اور بڑا ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے میں حائل ہوتی ہے۔ دور ہو جاتی ہے۔ اور تعارف پیدا کرنے اور اگر تعارف پہلے سے ہی ہے۔ تو محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

چوتھا فرض جو ایک مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ جب اس کے پڑوسیوں میں سے کوئی بیمار ہو جائے تو وہ اس کی عیادت کو جائے۔ اور اگر وہ اس کو کسی قسم کی طبی امداد بہم پہنچا سکتا ہے۔ تو اس کا انتظام کرے۔

پانچواں فرض اسلام نے یہ عائد کیا ہے۔ کہ جب کوئی انسان خواہ پڑوسی ہو یا غیر پڑوسی۔ مثلاً مسافر وغیرہ وفات پا جائے۔ تو وہ اس کی تجہیز و تکفین میں مدد کرے۔ اور اس کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرے۔

چھٹا فرض ایک شہری پر اسلام نے یہ عاید کیا ہے۔ کہ وہ مصیبت زدہ انسانوں کی خواہ وہ پڑوسی ہوں یا غیر پڑوسی اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہیں مدد اور اعانت کرے۔ ان تینوں مذکورہ بالا فرائض پر درج ذیل حدیث بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصحہ واذا عطس فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ۔ یعنی ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ قسم کے حق ہیں۔ اول یہ کہ جب تم کسی دوسرے مسلمان کو ملو۔ تو اس کو السلام علیکم کہو۔ اور جب وہ تم کو دعوت دے۔ تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو۔ اور جب تم سے وہ کسی مدد اور خیر خواہی کا طالب ہو۔ تو تم اس کی باحسن طریق مدد اور خیر خواہی کرو۔ اور جب وہ چھینک مارے۔ اور الحمد للہ کہے۔ تو تم اس کو جواب دو۔ یعنی یرحمک اللہ کہو۔ اور جب بیمار پڑ جائے۔ تو اس کی عیادت کرو۔ اور جب کوئی وفات پا جائے۔ تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔ اور اس کی تکفین و تدفین میں اس کے پسماندگان کو مدد دو۔

پس اس حدیث کے مطالعہ سے ہم پر یہ واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ایک مسلمان شہری اپنے دوسرے بھائی سے کن کن امور میں اس کی اعانت اور مدد کرے۔ اور کن کن باتوں کا خیال رکھ کر وہ اس کو خوش کر سکتا ہے۔

ساتواں فرض جو در اصل تاجروں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ہے کہ وہ ضرر رساں اشیاء فروخت نہ کریں۔ کیونکہ ان کے استعمال سے لوگوں میں بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرۃ من طعام فادخل یدہ فیھا فنالت اصابعہ بللاً فقال ما ھذا یا صاحب الطعام. قال اصابتہ السماء یا رسول اللہ افلا جعلتہ فوق الطعام کی یراہ الناس من غش فلیس منا" یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایک دفعہ ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے ہوا۔ تو آپ نے اپنا دست مبارک اس ڈھیر میں ڈالا۔ تو آپؐ کے ہاتھ تر ہو گئے۔ حضورؐ نے اس غلہ کے ڈھیر والے سے دریافت کیا کہ یہ تری کیسی ہے۔ تو اس نے جواب میں کہا۔ کہ یا رسول اللہ اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ تو حضورؐ پُرنور فرمانے لگے۔ کہ تو نے اس کو الٹ پلٹ کیوں نہ دیا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا۔ کہ اس غلہ کو بارش نے تر کیا ہوا ہے۔ اور وہ اس کو خریدنے سے نقصان میں نہ رہیں۔ اور دھوکہ نہ کھا جائیں۔ پھر ساتھ ہی فرما دیا۔ کہ جو شخص دوسرے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی وہ ایک سچا مسلمان نہیں۔ پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ضرر رساں اشیاء کا فروخت کرنا ایک سچے مسلمان شہری کے اصول کے خلاف ہے۔

آٹھواں فرض جو ایک مسلم پر عائد ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ وہ قومی اور ملکی فرائض کی ادائیگی کے لئے ہر وقت اور ہر آن کمربستہ رہے۔ اور کسی قسم کی کوتاہی اور سستی سے کام نہ لے۔ رسول کریم فرماتے ہیں۔ من قتل دون مالہ فھو شہید۔ یعنی جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا جان دیدے وہ شہید ہے۔ اور خدا کے حضور مقبول ماجور ہے۔

نواں فرض جو ایک مسلم شہری پر عائد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ ایسی باتوں سے جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ہوں۔ ہمیشہ اجتناب کرے۔ اور لوگوں کو ضرر دینے والی ہر بات سے حتی الامکان پرہیز کرتا رہے۔ مثلاً گالی۔ گلوچ، بدگوئی۔ بدکلامی وغیرہ۔ چنانچہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبغض الفواحش البذی یعنی خدا تعالیٰ بے حیا اور بدگو کو برا جانتا ہے۔ پس ہر ایسی بات سے پرہیز کرنا ایک شہری کے لئے ضروری اور لابدی ہے۔ جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ اور قلوب کو ٹھیس پہنچے۔ خدا تعالے ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

گھیالیاں

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ گھیالیاں سیرۃ النبی کا جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن شریف کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ جو قاری حافظ غلام رسول صاحب نے کی اس کے بعد چوہدری عبد الجبار صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں پڑھی اور مندرجہ ذیل احباب نے یکے بعد دیگرے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں۔

(۱) ماسٹر علی محمد صاحب (۲) میاں عبد القادر صاحب (۳) چوہدری عبد الجبار صاحب (۴) چوہدری محمد عبد العزیز صاحب ایم۔ اے (۵) قاضی عنایت اللہ صاحب (۶) مولوی غلام محمد صاحب الرشد۔ جامع مسجد میں چراغاں کیا گیا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

کوہاٹ

(۱) جماعت احمدیہ کوہاٹ کے زیر اہتمام دار السلام انجمن احمدیہ کوہاٹ میں مورخہ ۹/۱۱/۵۴ بروز منگل زیر صدارت مکرم محترم مولوی عبد الغفور صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر آفس کوہاٹ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔

(۲) جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن سے ہوا۔ جو مکرم ناصر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محمد جمیل صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" والی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی پھر صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

اس کے بعد مکرم چوہدری عبد المالک صاحب شاہد مبلغ جماعت احمدیہ کوہاٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔

مکرم لئیق صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم محمد طفیل صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کو آزادی دینے والا نبی ثابت کیا۔

اس کے بعد مکرم محترم ملک مظفر الدین احمد صاحب کوثر ایس۔ ڈی۔ او (ایم۔ ای۔ ایس) نے حدیث کی رو سے یہ ثابت کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی تمام انبیاء پر پانچ فضیلتیں حاصل ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اسوۂ کامل تھے۔ کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر سی تقریر کی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (پریذیڈنٹ جماعت [illegible])

ملتان شہر و چھاؤنی

جماعت احمدیہ ملتان شہر و چھاؤنی کا مشترکہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق اس دفعہ خصوصاً نوجوانوں اور بچوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر تقاریر کا موقعہ دیا گیا۔ جنہوں نے نہایت عمدہ رنگ میں سرور کائنات کے فضائل حسنہ بیان کئے۔ حاضرین میں چند ایک غیر احمدی بھی شامل تھے۔ مقررین میں مولوی محمد احمد صاحب نعیم فاضل مبلغ سلسلہ۔ سید سجاد احمد صاحب۔ مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل۔ میاں محمد سعید صاحب خاکسار اور چار کے قریب چھوٹے بچے شامل تھے۔ چوہدری عبد الشکور صاحب نے وقتاً فوقتاً حضرت مسیح پاک اور حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم "درود و صلوٰۃ اور سلام" پڑھ کر محظوظ کیا۔

بالآخر صاحب صدر کی اس تلقین کے ساتھ کہ سامعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ نمونہ کو مشعل راہ بنائیں۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار عبد اللطیف سیکرٹری تبلیغ ملتان شہر)

بشیر آباد اسٹیٹ سندھ

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو بعد نماز عشا مسجد بشیر آباد اسٹیٹ میں سیرت النبی صلعم کے موضوع پر جلسہ منعقد ہوا۔ صدر مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد منیجر بشیر آباد اسٹیٹ تھے۔ بعد تلاوت قرآن کریم و نظم بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منشی محمد عبد اللہ صاحب نے "حضور صلعم کے احسانات" کے موضوع پر تقریر کی۔

آغا مشتاق احمد صاحب نے "حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور احترام غرباء" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضور صلعم کے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کے متعلق بوضاحت حضور صلعم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں تشریح فرمائی پھر صدر صاحب مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے صدارتی تقریر میں توجہ دلائی کہ اسلام کے احیاء کا راز دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دنیا میں قائم کرانے میں مضمر ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے حضور بذات خود نمونہ ہیں۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ)

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ نے ۹ نومبر ۵۴ء بروز منگل گاڑی کھاتہ احمدیہ ہال زیر صدارت بیگم چوہدری محمد سعید صاحب میلاد النبی کا جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب نے کی۔ طاہرہ امۃ المسیح اور رشیدہ بیگم نے تقریریں کیں۔ بیگم فرید احمد صاحب مرحوم نے شان محمدؐ پر نظم پڑھی رحیمہ بیگم اور رشیدہ بیگم اور شاہدہ نے سلام پڑھا اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ)

ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کے زیر اہتمام مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو بعد نماز عشا بوقت ½۷ بجے شب۔ مسجد جماعت احمدیہ بلاک ۳۳ میں ایک جلسہ زیر سیرۃ النبی، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ بیان کرنے کے لئے منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مولوی محمد عثمان صاحب اور ان کے بعد جناب ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت اور آپ کی اخلاق حسنہ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔

جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک عظیم الشان واقعہ صلح حدیبیہ مفصل بیان کر کے حاضرین پر یہ واضح کیا۔ کہ اسلام کی اصل قوت کا سرچشمہ اس کی صلح اور امن کی تعلیم کا نمونہ ہے اور یہ کہ جذبات کی رو میں مسلمانوں کے بہہ جانے کی عادت نے ان کے لئے کتنی خطرناک نتائج پیدا کر چکی ہے۔ اور ان سے بچنا کتنا ضروری ہے۔

مولوی صاحب کے بعد جناب مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو صدر جلسہ بھی تھے۔ نے حضور علیہ السلام کے واقعہ فتح مکہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح مسلمانوں پر اس ظلم و تشدد کے دور کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ والوں پر غلبہ عطا کیا۔ اور پھر بغیر کسی انتقام لینے کے ان کے قلوب پر آن واحد میں فتح کر کے امت محمدیہ میں ہزارہا افراد کا اضافہ کر دیا۔ ہمارا یہ جلسہ جو خاص اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر بلحاظ اثر نہایت کامیاب رہا۔ جلسہ گاہ تقریباً تمام کی تمام سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ بلکہ باہر بھی بہت سے لوگ ہمہ تن گوش کھڑے تھے۔ اور تقاریر سن رہے تھے۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کیلئے پردہ کا خاص انتظام تھا۔ (چوہدری رحمت علی سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

لاہور چھاؤنی!

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو نماز ظہر و عصر کے بعد بوقت ڈیڑھ بجے جلسہ کی کارروائی زیر صدارت صوفی رفیق احمد صاحب شروع ہوئی۔

مکرم محمد حیات صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ حمید احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی نظام الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ مکرم عبد القادر صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے واقعات بیان فرمائے۔ اور ان کو اپنے لئے مشعل راہ بنانے پر زور دیا۔ اس کے بعد مکرم بدر عالم صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک مضمون سنایا۔ مکرم صدر صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی)

لائل پور

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لائل پور میں زیر صدارت جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کافی احباب معہ مستورات جمع ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید و نعتیہ نظموں کے بعد مولوی عبد الغنی صاحب مولوی فاضل بی۔ اے نے "وحدت نسل انسانی" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارہائے نمایاں بیان فرمائے۔

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلعم کی مکی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلعم نے سخت مشکلات کا مقابلہ کر کے دین اسلام کو پھیلایا۔ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی۔

پھر جناب صدر صاحب نے جنگ بدر کے ضروری حالات اور جزئیات بیان کر کے آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ کو پیش کیا۔ کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے اپنے صحابہ کی قلیل اور بے سامان جماعت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں کیں۔ اور مخالفین کے ایک کثیر اور بہت زیادہ مسلح گروہ پر جو کہ اسلام کا نام و نشان مٹانے کو حملہ آور ہوا تھا۔ صرف ایمانی قوت سے غلبہ پایا۔

بعد ازاں عبد الرشید صاحب سیکرٹری کالجیٹ ایسوسی ایشن نے جنگ احد کے حالات پر اور شیخ مظفر احمد صاحب نے جنگ احزاب کے حالات پر روشنی ڈالی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اس کے بعد جناب چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں کی ضرورت پر ایک جامع تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلعم کا کامل ہونا ثابت کیا۔

اس کے بعد جناب شیخ عبد القادر صاحب سیکرٹری تبلیغ نے فتح مکہ کے حالات بیان کر کے واضح کیا کہ یہ دراصل کئی مذاہب کے پہلے صحیفوں میں پیشگوئیاں تھیں سو وہ پیشگوئیاں آنحضرت صلعم کے دس ہزار صحابہ سمیت دوبارہ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخلہ ہونے سے پوری ہو گئیں۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ یہ مبارک جلسہ جاری رہا۔ اور دعا پر ختم ہوا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و آل محمد

([illegible] سیکرٹری تبلیغ [illegible])

مصر کے صدر جنرل نجیب کو تمام عہدوں اور اختیارات سے محروم کر دیا گیا

اخوان المسلمون سے سازش کر کے ناصر وزارت کا تختہ الٹنے کا الزام

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ مصر کی انقلابی کونسل نے مصر کے صدر جنرل نجیب کو تمام عہدوں اور اختیارات سے محروم کر دیا گیا ہے۔ قاہرہ ریڈیو کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج تیسرے پہر مصری کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس ۵ ۱۴ منٹ تک جاری رہا۔ جس میں جنرل نجیب کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ وہ صدر کا عہدہ خالی کر دیں۔ قاہرہ میں اخوان المسلمون کے ارکان اور پولیس میں زبردست جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ آج مصر کے متعدد اخبارات نے جلی عنوانات سے یہ خبریں شائع کیں۔ کہ اخوان المسلمون نے ناصر وزارت کا تختہ الٹنے کی جو سازش کی تھی۔ اس میں جنرل نجیب کا بھی ہاتھ ہے۔

قاہرہ میں پولیس نے جب اخوان کے ایک خفیہ مرکز پر چھاپہ مارا تو اخوان کے کارکنوں اور پولیس میں زبردست جھڑپ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ۴ افراد ہلاک اور ۲ پولیس حکام مجروح ہو گئے۔ ایک عمارت کی چوتھی منزل میں جہاں وہ مرکز تھا۔ ایک بم پھٹا۔ پولیس افسر اوپر چڑھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ کہ ان پر دستی بم پھینکے گئے۔

پولیس نے پستولوں سے گولی چلا دی۔ چنانچہ تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔ جن میں دو ریلوے ملازم اور ایک طالب علم ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تینوں اشخاص خفیہ تنظیم کے رکن تھے۔ اسی کشمکش میں ایک پڑوسی بھی مارا گیا۔

اب تک اخوان کے تقریباً ایک ہزار کارکن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور پولیس نے تمام خفیہ اڈوں کا سراغ لگا لیا ہے۔

خفیہ اخوان تنظیم کے رہنماؤں کی گرفتاری

قاہرہ ۱۵ نومبر۔ پولیس نے دو ہفتہ کی مسلسل دوڑ دھوپ کے بعد الاخوان المسلمون کی خفیہ تنظیم کے مبینہ رہنما یوسف طلعت کو گرفتار کر لیا ہے۔

آج معلوم ہوا۔ کہ پولیس کل رات اسے روپوشی کے پردے سے باہر لے آئی۔ قاہرہ کی خفیہ تنظیم کے مبینہ سربراہ ابراہیم الطائیس طائی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جلد ہی دونوں کو خصوصی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

مشرقی بنگال ریلوے ورکشاپ میں توسیع

چاٹگانگ ۱۴ نومبر۔ چاٹگانگ میں پہاڑ نامی ورکشاپ کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مزید زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ توقع ہے کہ وسعتی کام کے مکمل ہو جانے کے بعد یہ ورکشاپ مشرقی بنگال ریلوے کی ضرورت کا سامان خود تیار کرنے لگ جائے گی۔ پاکستان ریلوے کے ڈائریکٹر الیس۔ ایم حسن نے ورکشاپ کا معائنہ کیا۔

پورے پاکستان کے لئے وحدانی نظام حکومت ہونا چاہیئے (وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا کا بیان)

لکھنؤ ۱۴ نومبر۔ وزیر داخلہ پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا نے آج یہاں کہا۔ کہ مشرقی مغربی دونوں حصوں کو ملا کر پورے پاکستان کے لئے وحدانی نظام حکومت ہونا چاہیئے۔ انہوں نے بتایا کہ آزاد کشمیر کو مغربی پاکستان کی وحدت میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ بھاشانی کمیونسٹ ہیں۔ اور ہم ان کے کمیونسٹ ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔

میجر جنرل مرزا نے لکھنؤ کے مضافات میں اماؤسی کے ہوائی اڈہ پر جہاں وہ آج گورنر جنرل کے ساتھ وائکنگ طیارہ کے ذریعہ پہنچے ہیں۔ اخبار نویسوں کے ایک ہجوم کو جن میں سے اکثر بھارتی تھے۔ بتایا کہ ابھی تک حکومت کی طرف سے وحدانی نظام حکومت کی کوئی تجویز نہیں پیش کی گئی ہے۔ میں بحیثیت وزیر داخلہ کے اس تصور کو عام ذہنوں تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ وہ مغربی پاکستان کو ایک وحدت بنانے کی کوشش کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے موقف کی حمایت میں دلائل پیش کئے۔ انہوں نے کہا۔ ہم مغربی پاکستان کو ایک وحدت بنانا چاہتے ہیں۔ اس میں ہمیں کامیابی ہوتی ہے یا نہیں یہ ایک علیحدہ بات ہے۔

سندھ اسمبلی کے بیشتر ارکان نے

مالیہ ادا نہیں کیا

حیدرآباد (سندھ) ۱۴ نومبر۔ سندھ کے وزیر مال پیر علی محمد راشدی نے کہا ہے۔ کہ صرف حیدرآباد کے ضلع میں اسی لاکھ روپیہ مالیہ وصول نہیں کیا گیا۔ جن لوگوں نے مالیہ ادا نہیں کیا۔ ان میں ستر فی صد تعداد ایسے اشخاص کی ہے۔ جو سندھ اسمبلی کے رکن ہیں۔ ان میں سابقہ سندھ کابینہ کے کئی وزیر بھی شامل ہیں۔ پیر علی محمد راشدی نے کہا۔ کہ انہوں نے حکم دیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے ابھی تک مالیہ ادا نہیں کیا۔ انہیں فوراً سول جیل میں ڈال دیا جائے۔ اور جب تک وہ مالیہ ادا نہ کریں۔ انہیں رہا نہ کیا جائے۔

پشاور ۱۵ نومبر۔ صوبہ سرحد کے باخبر سیاسی حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ سرحد اسمبلی اپنے سہ ماہی اجلاس میں جو ۲۵ نومبر کو شروع ہو رہا ہے۔ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی قرارداد منظور کرے گی۔

میں اور پنڈت نہرو مل کر آپس کی گتھیاں سلجھا سکتے ہیں (گورنر جنرل)

لکھنؤ ۱۴ نومبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے وزیر اعظم بھارت مسٹر جواہر لال نہرو کے نام پیغام میں کہا ہے۔ کہ ہم دونوں کو مل کر ان گتھیوں کو سلجھانا چاہیئے۔ جنہوں نے ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان دشواریاں پیدا کر دی ہیں۔ گورنر جنرل نے اپنے ذاتی طیارے سے اتر کر لکھنؤ کی سرزمین پر قدم رکھنے کے بعد سب سے پہلے جو کام کئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ انہوں نے وزیر اعظم بھارت مسٹر نہرو کو ان کی ۶۵ ویں سالگرہ پر مبارکباد کا برقیہ ارسال کیا۔ جس میں مذکورہ بالا شدید خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اماؤسی کے ہوائی اڈہ ہی پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ مجھے مسٹر جواہر لال نہرو وزیر اعظم بھارت پر اتنا ہی اعتماد ہے۔ جتنا تمہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں ایک دن اپنے مسائل حل کر ہی لیں گے۔ گورنر جنرل نے کہا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ میں مطلق العنان ہوں۔ لیکن میں اس قسم کا آدمی ہوں۔ جو جمہوریت پر یقین رکھتا ہے۔ اور جمہوریت چاہتا ہے۔" لکھنؤ کا ذکر کرتے ہوئے وہ پرانی یادوں میں کھو گئے۔ اور بولے۔ "لکھنؤ وہ شہر ہے۔ جہاں میں نے پہلی ملازمت کی۔" گورنر جنرل کے اس کمرہ میں پہنچنے سے پہلے ہی جہاں اخبار نویسوں کا ہجوم تھا۔ اخبار نویس اس بات پر متفق ہو چکے تھے۔ کہ وہ پاک بھارتی تعلقات پر ان سے نہ تو کوئی سوال کریں گے۔ اور نہ اس قسم کے سوالوں کو ہم بار بار دہرائیں گے۔ بلکہ پاک بھارتی تعلقات پر ان سے ایک پیغام دینے کی درخواست کریں گے۔

اس پیغام کے دوران مسٹر غلام محمد نے کہا۔ کہ دونوں ممالک کے عوام آپس میں قریبی اور دوستانہ تعلقات کے خواہشمند ہیں۔ گورنر جنرل نے کہا۔ کہ "مجھے امید ہے۔ کہ ہم نے ماضی سے سبق سیکھ لیا ہے۔ ہمیں پچھلی باتوں کو بھلا دینا چاہیئے۔ اور مل جل کر خلوص سے کام کرنا چاہیئے۔ احمقانہ شکوک اب ختم ہو جانے چاہئیں۔

بخشی غلام محمد ہندوستانی عوام سے

معافی مانگیں

لکھنؤ ۱۵ نومبر۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ایک بیان میں مسٹر اشوک مہتا اور ان کے ساتھیوں پر حملہ کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں بخشی غلام محمد کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک وقت انہوں نے ہم سے اور تمام ہندوستانیوں سے امداد کی اپیل کی تھی۔ ہم سب ہندوستانی ہیں۔ اور دستور ہند کا احترام کرنے کی ہم سے توقع کی جاتی ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ کہ وزیر اعظم کشمیر نے مسٹر جے پرکاش نرائن کو باہر کا آدمی قرار دیا تھا۔ اور اب شریمتی وسنتی شراف پر حملہ کر کے بربریت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک وسیع تر سیاست کا تعلق ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی مقبولیت اور بخشی غلام محمد کی جرأت کو یکجا کرنا چاہیئے۔ تاکہ کشمیر کو ہندوستان اور جمہوریت کے لئے محفوظ کیا جا سکے۔ کشمیر کا بہی خواہ ہونے کی حیثیت سے مجھ کو توقع ہے۔ کہ وزیر اعظم کشمیر ہندوستانی عوام سے معافی مانگیں گے۔

۵۴-۱۹۵۳ء میں ۲۶ کروڑ ۱۰ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین میں اناج بویا گیا

بھارت کی تاریخ میں کبھی اتنے رقبہ میں اناج نہیں بویا گیا تھا

نئی دہلی ۱۵ ؍نومبر۔ ۵۴-۱۹۵۳ء میں ۲۶ کروڑ دس لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبہ زمین پر اناج کی کاشت کی گئی۔ اس سے پہلے کبھی ہندوستان میں اتنے رقبہ زمین میں اناج نہیں بویا گیا۔ ہندوستان کے شعبہ ڈاک کی مواصلات کی لائنیں ۱۸۶۹۶ میل طویل زمینی راستوں اور ۸۶۰۴۴۔۲ میل ہوائی راستوں پر مشتمل ہیں۔ ستمبر ۱۹۵۴ء میں ہندوستان کی کانوں میں ۴۔۳۱۷۱۴۴ ٹن معدنی کوئلہ پیدا ہوا جب کہ اگست ۱۹۵۴ء میں ان کی پیداوار ۲۹۵۷۶۱۹ ٹن تھی۔ ہندوستانی ریلوں نے اگست ۱۹۵۴ء میں ملکی و غیر ملکی صنعت کاروں سے مال گاڑیوں کے ۲۱۳۰ ڈبے حاصل کئے۔ اس سے پہلے کسی ایک مہینہ میں اتنی تعداد میں ڈبے حاصل نہیں کئے گئے۔

سماجی فلاح و بہبود کے مرکزی بورڈ نے سال رواں میں فلاحی پروگرام میں توسیع کے ۱۲۹ منصوبوں پر عمل شروع کیا ہے۔ پہلے پانچ سالہ پلان کی مدت میں اس قسم کے کل ۳۵۲ منصوبوں پر عمل شروع کیا جائے گا۔

پہلے پانچ سالہ پلان کے دوران ۱۴ لاکھ ایکڑ رقبہ کی بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اور ۵۴-۱۹۵۱ء کے دوران اس قسم کے آٹھ لاکھ سولہ ہزار ایکڑ رقبہ زمین کو قابل کاشت بنایا جا چکا۔

بھارت میں تیسرے درجہ کے مسافروں کو سونے کی جگہوں کا انتظام کیا جائیگا

فی الحال پاس رکھنے والے اشخاص کو تیسرے درجے میں سونے کی جگہیں فراہم نہیں کی جائینگی

نئی دہلی ۱۵ ؍نومبر۔ ۱۵ ؍نومبر ۱۹۵۴ء سے تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے سونے کی جگہ کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اس قسم کا انتظام ہندوستانی ریلوں کی ایک سو ایک سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ کیا گیا ہے۔

فی الحال مذکورہ جگہ کا انتظام "دہلی ہاوڑہ جنتا ایکسپریس" کی ٹرینوں، "بمبئی سنٹرل اور دہلی کے درمیان" کی ٹرینوں میں کیا جائے گا۔ ہر ٹرین میں ۴۸ برتھ فراہم کئے جائیں گے۔ حسب معمول کرایہ کے علاوہ سونے کی جگہ کا کرایہ ایک رات کے لئے یا رات کے کچھ حصہ کے لئے تین روپے ہو گا۔ علیحدہ ریزرویشن کی فیس نہیں لی جائے گی۔ جیسا کہ اپنے درجہ اول سے لیا جاتا ہے۔ سونے کی جگہوں کو ریزرو کرنے کا کام تین روز پہلے شروع ہو جائے گا۔ اور ٹرین کی روانگی سے چھ گھنٹے پیشتر بند کر دیا جائے گا۔ مذکورہ ٹرینوں کے ساتھ ایسے ڈبے جوڑ دیئے جائیں گے جن میں سونے کا انتظام ہو گا۔ سونے کے لئے نشستیں تشریح کردہ اسٹیشنوں کے درمیان فراہم کی جائیں گی۔ اور ان اسٹیشنوں کے درمیان اندازاً رات نو بجے سے صبح چھ بجے تک کا سفر طے ہو جایا کرے گا۔

دفاع یورپ کے مذاکرات

ماسکو ۱۵ ؍نومبر۔ کل روس نے یورپ کے ۲۳ ممالک اور امریکہ کو دعوت دی ہے کہ دو ہفتہ کے اندر پیرس یا ماسکو میں یورپ کے اجتماعی تحفظ

(اسلامی ممالک اور احمدیت بقیہ صفحہ ۳)

کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں، اور خصوصاً بڑے بڑے احمدی جیسے چودھری محمد ظفر اللہ خاں ہیں۔ ان کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں"۔

یہ تو نتیجہ ہے صالحانہ جھوٹ کا۔

اب ذرا ملاحظہ ہو چودھری ظفر اللہ خاں کے وزارت سے الگ ہونے کے بعد اسلامی دنیا میں تاثرات کا۔ گذشتہ دنوں الحاج محی الدین حصنی جو جماعت احمدیہ مصر کے پریذیڈنٹ تھے۔ فوت ہوئے۔ ان کی وفات پر جنرل نجیب پریذیڈنٹ مصر۔ کرنل ناصر وزیر اعظم اور دوسرے وزراء اور اعیانِ مصر میں سے بعض نے خطوط کے ذریعہ سے۔ بعض نے تاروں کے ذریعہ سے اور بعض نے خود گھر پر آکر اظہار ہمدردی کی۔ اور اپنا تعلق ظاہر کیا۔ یہ مصر میں جماعت احمدیہ کے متعلق ہمدردی کا پہلا واقعہ ہے۔ جو چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے وزارت سے الگ ہونے کے بعد ظاہر ہوا ہے۔

"تسنیم" کے ایڈیٹر صاحب کو ہم مصر کے مشہور اخبار "الاہرام" مورخہ ۴ ؍نومبر ۱۹۵۴ء کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہ اس کو پڑھ لیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ باہر کے مسلمان احمدیوں کے اتنے دشمن نہیں۔ جتنے کہ اسلامی جماعت کے دشمن ہیں۔